تاریخ کی درسی کتاب

گیارھویں جماعت کے لیے

© NCERT
not to be republished

5169

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

Tareekh-e-Alam Par Mabni Mauzuaat
(Themes in World History)
Textbook for Class XI

ISBN 81-7450-626-8

پہلا اردو ایڈیشن

نومبر 2006 کارتک 1928

دیگر طباعت

جولائی 2014 شراون 1936
مئی 2015 ویشاکھ 1937
فروری 2016 ماگھ 1937
اگست 2017 بھادو 1939
جولائی 2018 شراون 1940
مئی 2019 ویشاکھ 1941

PD5H SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ 2006

جُملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یاد داشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظرثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصوّر ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکتہ - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

قیمت: 000.00 ₹

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	محمد سراج انور
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر	:	بیباش کمار داس
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن آفیسر	:	عبد النعیم

سرورق اور آرٹ: آرٹ کری ایشن، نئی دہلی
تصاویر: کے۔ ورگیز

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروند مارگ نئی دہلی ____________

____

میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

© NCERT not to be republished

پیش لفظ

قومی درسیات کا خاکہ (NCF)، 2005 سفارش کرتا ہے کہ اسکول میں بچوں کی زندگی کو ان کی اسکول سے باہر کی زندگی سے لازمی طور پر منسلک ہونا چاہیے۔ یہ اصول اس کتابی آموزش کی میراث سے انحراف کرنا ہے جو آج بھی ہمارے تعلیمی نظام کی تشکیل کر رہی ہے اور اسکول، گھر اور کمیونٹی کے درمیان خلا پیدا کر رہی ہے۔ NCF کی بنیاد پر تیار کیا گیا مواد تعلیم بشمول نصابی کتب اس بنیادی تصور کو عملی شکل دینے کی ایک کوشش کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ مواد تعلیم اور نصابی کتابیں بغیر سمجھے رٹنے کے ذریعہ آموزش حاصل کرنے اور مختلف مضامین کے دائرہ کار کو ایک دوسرے سے جدا رکھنے کے لیے حدیں قائم رہنے سے باز رکھنے کی بھی ایک کوشش ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کارروائی قومی تعلیمی پالیسی (1986) میں پیش کیے گئے طفل مرکوز نظام تعلیم کی سمت میں قابل لحاظ پیش قدمی میں معاون ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار، اسکول کے صدور، مدرسوں اور استادوں کے ذریعے اٹھائے جانے والے ان اقدامات پر ہے جن کے ذریعے خود اپنی آموزش پر تفکر کرنے اور پر تخیل سرگرمیوں اور سوالات کے لیے بچوں کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔ ہمیں یہ تسلیم کر لینا چاہیے کہ بچوں کو اگر جگہ، وقت اور آزادی مہیا کی جائے تو وہ بالغوں کے ذریعے فراہم کی گئی معلومات کو استعمال کر کے نئی معلومات خود تخلیق کر سکتے ہیں۔ تجویز کردہ نصابی کتب کو ہی امتحانات کی واحد بنیاد مانا جانا بھی، ایک آموزش کے دوسرے وسیلوں اور مقامات کو نظر انداز کیے جانے کا ایک کلیدی سبب ہے۔ بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنا اور ان میں خود آگے بڑھنے کے رجحان کو پیدا کرنا ممکن ہوسکتا ہے، اگر ہم سمجھیں کہ بچے صرف متعین معلومات کو قبول کرنے والے ہی نہیں ہیں بلکہ عمل آموزش میں برابر کے حصہ دار ہیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولی اور کارکردگی کے طریقوں میں بڑی تبدیلیوں کے حامل ہیں۔ روزانہ کے نظام الاوقات میں لچک ہونا بھی اتنی ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کی سختی سے پابندی تاکہ تدریسی ایام کی درکار تعداد تدریس کے لیے واقعی استعمال ہو سکے۔ تدریس اور اندازۂ قدر کے لیے استعمال کیے گئے طریقے یہ بھی طے کریں گے کہ یہ درسی کتاب اسکول میں بچوں کی زندگی ان کے لیے خوشگوار تجربہ بنانے میں کہاں تک موثر ثابت ہوتی ہے، یا کہ یہ کتاب ان کے لیے بیزاری اور مزید ذہنی وجسمانی دباؤ کا ذریعہ بنتی ہے۔ مواد تعلیم کے ڈیزائن کاروں نے مختلف مراحل پر معلومات کی ساخت میں تبدیلی کر کے اور اسے نیا رخ دے کر نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کی کوشش ہے اور اس کے لیے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت کا مزید خیال رکھا ہے۔ یہ درسی کتاب اسی جدوجہد کو آگے بڑھانے کی کوشش ہے، جس کے لیے غور وفکر کرنے کو پرواز تخیل، چھوٹے چھوٹے گروپوں میں بحث کرنے کی اور براہ راست تجربہ فراہم کرنے والی سرگرمیوں کو فوقیت اور مزید جگہ دی گئی ہے۔

© NCERT not to be republished

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ اس کتاب کے لیے ذمہ دار درسی کتاب تیار کرنے والی ٹیم کے ذریعے کی گئی سخت محنت کو سراہتا ہے۔ ہم سائنس اور ریاضی کے مشاوراتی گروپ کی چیئرپرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار پروفیسر نِلا دری بھٹا چاریہ اور اس کتاب کی صلاح کار پروفیسر نارائنی گپتا کا شکریہ کرتے ہیں، جنھوں نے اس کمیٹی کے کام میں رہنمائی کی۔ اس کتاب کو تیار کرنے میں بہت سے اساتذہ نے حصہ لیا۔ ہم ان سب اساتذہ کے اور ان کے پرنسپلوں کے مشکور ہیں، جن کی مدد سے یہ کام ممکن ہو سکا۔ ہم ان تمام اداروں اور تنظیموں کے بھی احسان مند ہیں جنھوں نے ہمیں اپنے وسائل، مواد اور ماہرین کو استعمال کرنے کی اجازت دی۔ ہم پروفیسر مری نال میری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں، ڈپارٹمنٹ آف سیکنڈری اور ہائر ایجوکیشن، وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے ذریعے تقرر کی گئی نیشنل مونیٹرنگ کمیٹی کے ارکان کے بھی نہایت مشکور ہیں، جنھوں نے ہمیں اپنا قیمتی وقت دیا اور اس کتاب کی تیاری میں قابل قدر حصہ لیا۔

ہم اس نصابی کتاب کے اُردو ترجمے کی ذمہ داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شکر گزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیرالحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون و شکر گزار ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے ڈاکٹر محمد تعظیم کی شکر گزار ہے۔

ہم بطور ادارہ مجموعی نظام بہتری اور اپنی تیار کی ہوئی کتاب کی کیفیت میں سدھار کے پابند ہیں، اس لیے کونسل ان تمام تجاویز اور مشوروں کا خیر مقدم کرتی ہے جو مستقبل میں کتاب کی افادیت میں اضافہ کرنے میں معاون ہو سکتے ہیں۔

نئی دہلی — ڈائریکٹر

دسمبر 2006 — نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT not to be republished

تاریخ عالم کا مطالعہ

آپ پوچھ سکتے ہیں کہ تاریخ عالم کا مطالعہ ایک سال کے اندر کیسے ممکن ہے؟ مختلف مما لک میں بہت کچھ واقع ہو چکا ہے اور ہر ملک کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ ہم کچھ موضوعات کو بے شمار اور غیر محدود مجموعۂ تحریر سے مطالعہ کے لیے کیسے انتخاب کر سکتے ہیں؟ یہ جائز سوالات ہیں۔ تاریخ عالم پر کسی کتاب کو پڑھنے سے پہلے ہمارے لیے ان سوالات کے جوابات ضروری ہیں۔ ایک نصاب کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ کیسے اسے واضح طور پر منظّم کیا جائے اور اس کو کیسے حاصل کیا جائے، کتاب میں اس کی وضاحت کرنا ضروری ہوگا۔

ہمیں یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ تاریخ پڑھتے اور لکھتے وقت مورخ ہمیشہ انتخاب کے عمل میں مشغول رہتا ہے۔ اپنی بہترین مختصری کتاب تاریخ کیا ھے؟ میں ای۔ ایچ۔ کار (E.H. Carr) نے کئی دہائی پہلے اسی نکتہ پر زور دیا تھا۔ بوسیدہ قدیم تاریخی دستاویزات میں سے بڑی تعداد میں ان دستاویزات کے مطالعہ کے بعد ایک مورخ، جو اسے اہم لگے ان حقائق کو تحریر کرتا ہے۔ وہ ان حقائق کو دوسرے شواہد سے بھی جوڑتا ہے جو اسے دوسرے مقامات پر دیگر آرکائیوز میں اسی طرح حاصل ہوئے۔ اس کے لیے یہ ممکن نہیں کہ جو کچھ اس نے پڑھا ہے اس کی نقل کر لے اور نہ ہی اکٹھا کیے گئے سارے شواہد کا استعمال اس کے لیے ممکن ہے۔ جو شواہد مورخ کے لیے غیر ضروری تھے اس کی طرف اس نے دھیان نہیں دیا اور بعد میں کوئی اور مورخ ذہن میں پیدا نئے سوالات کے ساتھ ان ہی دستاویزات کا مطالعہ کرتا ہے۔ اسے اس وقت انکشاف ہوتا ہے کہ کون کون سے حقائق پہلے نظر انداز کر دیے گئے تھے۔ وہ ان حقائق کی تشریح کرتی ہے۔ اور نئے روابط پیدا کرتی ہے نیز تاریخ پر نئی کتاب تحریر کرتی ہے۔

تاریخ لکھنے کے عمل کو انتخابیت سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا تاریخ پڑھتے وقت ہمیں ضرورت ہوتی ہے کہ ایک مورخ نے کن کن واقعات کو مرکز علت کے طور پر منتخب کیا ہے اور ان کی کس طرح تشریح کی ہے۔ ہمیں ان دلائل کو بڑے فریم ورک میں سمجھنے کی ضرورت ہے جو مورخ پیش کر رہا ہے اور کچھ مخصوص واقعات کے ادراک پر زور دے رہا ہے۔

حال ہی تک ہم نے جو تاریخ عالم پڑھی ہے وہ اکثر جدید مغرب کے عروج کی کہانی ہے۔ یہ ایک مستقل تکنیکی پھیلاؤ، بازار اور تجارت، سبب وعلت، آمادی اور حریت کی ترقی ونشوونما کی کہانی ہے۔ کچھ خاص واقعات کی انفرادی تاریخ کا ڈھانچہ مغرب کی شاندار ترقی کی بڑی کہانی ہے جو اکثر دیکھنے کو ملتی ہے۔ سامراجی تسلط ماضی کے اس پرانے تصور کا مقدمہ تھا۔ مغرب نے ترقی کی حامل دنیا کو متمدن بنانے، اصلاحات کو متعارف کرانے، مثالی باشندوں کو تعلیم یافتہ بنانے، تجارت اور بازاروں کو بڑھاوا دینے کی شکل میں، اپنے آپ کو دیکھا ہے۔

© NCERT not to be republished

کیا آج ہم اس تصور پر سوال اٹھا سکتے ہیں؟ یہ کرنے کے لیے ہمیں تاریخ عالم پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ براعظموں کے درمیان اسفار اور طویل تاریخ وادوار کو ایک نئے انداز میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔''تاریخ عالم پر مبنی موضوعات'' اس سفر میں آپ کی مدد کرے گی۔

اول : تاریک دور کی تاریخ سے آپ کو متعارف کرائے گی جو آج کی شاندار ترقی ونشوونما کی کہانی کے پیچھے چھپی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ پندرہویں اور سولہویں صدی میں جنوبی امریکہ میں آنے والے سیاحوں اور تاجروں کے لیے مغربی تہذیب وتجارت کے لیے راستے آسانی سے نہیں کھلے تھے۔ جو بیماریاں پھیلنے، تہذیبوں کے تباہ و برباد ہونے، آبادیاں ختم ہونے (باب 8) کا سبب بنے۔ بعد میں جب سفید فام آبادکار شمالی امریکہ اور آسٹریلیا کی طرف پہنچے تو صرف ترقی کے لیے نہیں تھا (باب 10)۔ ان جگہوں پر جدید سرمایہ دارانہ سماجوں کی تاریخ کے پیچھے مقامی لوگوں کی بے دخلی کی پریشان کن کہانیاں، یہاں تک کہ نسل کشی کی بھی کہانیاں پوشیدہ ہیں۔

دوم : دوسرے سیکشن میں جب آپ ریاست اور سلطنت کی تعمیر کے بارے میں پڑھیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ یہ ڈرامہ نہ صرف روم میں جو یوروپ میں ہے، شروع ہوا (باب 3) بلکہ مرکزی اسلامی ریاستوں (باب 4) اور منگولوں کے علاقے (باب 5) میں بھی ہوا۔ ان ابواب میں آپ کو ان مختلف طریقوں کے بارے میں بتایا جائے گا جن طریقوں سے ان مقامات پر سیاست منظّم ہوئی تھی۔

سوم : سیکشن چار کا مطالعہ کرتے ہوئے آپ پائیں گے کہ جدیدکاری کے کئی طریقے ہیں۔ ایک وقت وہ بھی تھا جب یہ مانا جاتا تھا کہ صنعت کاری سب سے پہلے انگلینڈ میں عمل آئی اور دوسرے ممالک نے اس کی نقل کرنے کی کوشش مختلف طریقوں سے کی۔ اس وجہ سے تمام دوسرے ممالک کی ترقی برطانوی نمونے کے تعلق سے طے کی جانے لگی۔ ایک بار پھر اس طرح کے دلائل کہ مغرب میں دنیا کا مرکز ہے، کے طور پر دیکھا جانے لگا۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہ حقیقت نہیں ہے کہ ساری خلاّقیت صرف مغرب سے آتی ہے۔ اس کی مخالفت میں گرچہ ہم محض یہ دعویٰ نہیں کرسکتے کہ جہاں جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس پر مغرب کا کوئی اثر نہیں ہے یا ہر ملک کے تاریخی ارتقا کو علیحدہ شکل میں دیکھا جائے۔ جبکہ ہمیں صرف ملک کی ترقی کی تمام مقامی جڑوں کو دیکھنا چاہیے۔ جو ایک تنگ اور محدود نظریہ نیز مقامیت کی ایک شکل ہے۔ بجائے اس کے ہمیں یہ تسلیم کرنے کی ضرورت ہے کہ مختلف ممالک کے لوگ موجدانہ کام کے ذریعہ دنیا کو جس میں وہ رہتے ہیں ایک شکل دیتے ہیں اور یہ ترقیاں بشمول یوروپ دوسرے ممالک اور براعظموں پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ باب 7 آپ کو یہ دیکھنے میں معاون ہوگا کہ یوروپ کی نشاۃ الثانیہ میں ہوئی ثقافتی ترقی بھی دنیا کے دیگر ممالک کے حصوں میں ہوئی ترقی سے کس طرح پر معنی انداز میں ہوئی۔

آپ کا یہ سفر ابتدائی انسانی سماجوں (باب 1) اور ابتدائی شہروں (باب 2) کی نشوونما سے شروع ہوا۔ اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ بڑی ریاستیں اور سلطنتیں دنیا کے مختلف حصوں میں کس طرح ابھریں اور یہ سماج کس طرح منظّم ہوئے (سیکشن 2)۔ اس کے بعد کی سیکشن میں آپ قریب سے دیکھیں گے کہ نویں اور پندرہویں صدی میں یوروپی تہذیب وسماج کس طرح تبدیل ہوا۔ اور یوروپی توسیع جنوبی امریکہ کے لوگوں کے لیے کیا معنی رکھتی ہے

(سیکشن 3)۔ آخر میں آپ جدید عالم بنانے کے تئیں پیچیدہ تاریخ کا مطالعہ کریں گے (سیکشن 4)۔ بہت سے موضوعات کے مباحث آپ کو اس میدان سے متعارف کرائیں گے اور واضح کریں گے کہ کس طرح مورخین پرانے موضوع پر دوبارہ سوچتے ہیں۔

ہر سیکشن ایک تعارف اور ایک ٹائم لائن سے شروع ہوتا ہے۔ یہ ٹائم لائن امتحان سے متعلق حفظ کرنے کے لیے نہیں ہیں۔ یہ آپ کو ایک خاص وقت میں مختلف جگہوں پر کیا ہو رہا تھا کے متعلق کچھ معلومات دینے کے لیے ہے۔ یہ ایک جگہ کی تاریخ کو دوسری جگہ سے وابستہ کرنے میں مدد کرے گی۔

ٹائم لائن کا بنانا ایک مشکل امر ہے۔ ہم تاریخوں کے مرکزی عمل کا انتخاب کیسے کریں، تمام مورخ تاریخوں کے اس انتخاب پر متفق نہیں ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ مختلف کتابوں میں ایک ہی عہد کی دی گئی ٹائم لائنوں کا موازنہ کریں تو آپ پائیں گے کہ ان میں اجاگر کیے گئے امر واقعی مختلف ہیں۔ اس لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہر ٹائم لائن کا مطالعہ تنقیدی طور پر کریں اور دیکھیں کہ یہ ہمیں کیا بتاتی ہے اور کیا نہیں بتاتی۔ ٹائم لائن ایک خاص انداز میں تاریخ کی تشکیل کرتی ہے۔

اس سال آپ جنوبی ایشیا کی تاریخ نہیں پڑھ رہے ہیں۔ اگلے سال جو کتاب آپ پڑھیں گے وہ ہندوستان کی تاریخ پر مبنی موضوعات پر ہوگی۔ ان دو برسوں میں (کلاس XI اور XII) آپ نہ صرف تاریخ عالم کے واقعات اور طریقۂ عمل کے بارے میں پڑھیں گے بلکہ آپ کو یہ بھی پتہ چلے گا کہ مورخین ماضی کو کیسے تلاش کرتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ کون سے ماخذ کا استعمال کیسے کرتے ہیں اور کیسے اس کا مفہوم وضع کرتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ مورخین کیسے تاریخی جانکاری کو از سر نو تشریحات و تعبیرات اور مباحثہ کے ذریعہ تشکیل دیتے ہیں۔

نیلا دری بھٹاچاریہ
خصوصی صلاح کار، تاریخ

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

حصہ III (دفعہ 12 سے 35)
(بعض شرائط، چند مستثنات اور واجب پابندیوں کے ساتھ)

بنیادی حقوق

کے ذریعہ منظور شدہ

حق مساوات

- قانون کی نظر میں اور قوانین کا مساویانہ تحفظ
- مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر عوامی جگہوں پر مملکت کے زیر انتظام
- سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع
- چھوت چھات اور خطابات کا خاتمہ

حق آزادی

- اظہار خیال، مجلس، انجمن، تحریک، بود و باش اور پیشے کا
- سزا کے جرم سے متعلق بعض تحفظات کا
- زندگی اور شخصی آزادی کے تحفظ کا
- 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا
- گرفتاری اور نظر بندی سے متعلق بعض معاملات کے خلاف تحفظ کا

استحصال کے خلاف حق

- انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت کے لیے
- بچوں کو خطرناک کام پر مامور کرنے کی ممانعت کے لیے

مذہب کی آزادی کا حق

- آزادیِ ضمیر اور قبولِ مذہب اور اس کی پیروی اور تبلیغ
- مذہبی امور کے انتظام کی آزادی
- کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کی آزادی
- کلی طور سے مملکت کے زیر انتظام تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم یا مذہبی عبادت کی آزادی

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

- اقلیتوں کی اپنی زبان، رسم خط یا ثقافت کے مفادات کا تحفظ
- اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے کے قیام اور ان کے انتظام کا حق

قانونی چارہ جوئی کا حق

- سپریم کورٹ یا کورٹ کی جانب سے ہدایات، احکام یا رٹ کے اجرا کو تبدیل کرانے کا حق

© NCERT not to be republished

درسی کتاب کی تشکیل کمیٹی

چیئر پرسن، مشاورتی گروپ برائے سوشل سائنس کی درسی کتاب

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، کلکتہ یونیورسٹی، کولکتہ

خصوصی صلاح کار

نیلادری بھٹیاچاریہ، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، اسکول آف سوشل سائنسیز، جواہرلال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

صلاح کار

نارائنی گپتا، پروفیسر (ریٹائر)، شعبۂ تاریخ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی (باب 10)

ممبران

جیرس بناجی، وزیٹنگ پروفیسر، جواہرلال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (باب 3)

اروپ بینرجی، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، دہلی یونیورسٹی، دہلی (باب 9)

بھاسکر چکرورتی، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، کلکتہ یونیورسٹی کولکتہ (باب 7)

رجت دتا، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہرلال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (باب 6)

نجف حیدر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہرلال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (باب 4)

سنیل کمار، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ تاریخ، دہلی یونیورسٹی، دہلی (باب 5)

شیرین رتناگر، پروفیسر (ریٹائر)، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹیڈیز جواہرلال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (باب 2)

انل سیٹھی، پروفیسر، ڈی۔ای۔ایس۔ایس۔، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی

ریتو سنگھ، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

بیبا سوبتی، سینیئر ٹیچر، ماڈرن اسکول، نئی دہلی

چترا سری نواسن، سینیئر ٹیچر، سردار پٹیل ودیالیہ، نئی دہلی

لکشمی سبرامنین، پروفیسر، سینٹر فار دی اسٹڈی آف سوشل سائنسیز، کولکتہ (باب 8)

برج ٹنکھا، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایسٹ ایشین اسٹڈیز، دہلی یونیورسٹی، دہلی (باب 11)

سپریا ورما، ریڈر، شعبۂ تاریخ، یونیورسٹی آف حیدرآباد، حیدرآباد (باب 1)

ممبر کوآرڈی نیٹر

پراتیوسا منڈل، پروفیسر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

اظہار تشکر

اس کتاب کی تیاری میں، ابواب کی عبارت پڑھنے، تصویری اور تحریری مواد مہیا کرانے، کتاب کے ڈیزائن کو مرئی شکل میں لانے اور کتاب کی ترتیب شکل میں بہت سے افراد نے اپنا تعاون دیا ہے۔

بالخصوص ان حضرات کا جنھوں نے دل کھول کہ اپنے اوقات کو اس تازہ کتاب کی پروف ریڈنگ میں لگایا جن میں اکھلا پچوری، امنیش ویناٹک، دیپا سری پال، پلوی راگھون، وغیرہ۔ انھیں حضرات کی بدولت کوریا کی کہانی شامل کی جا سکی۔

ہم اکیڈمی آف کورین اسٹڈیز کے سینٹر فار انٹرنیشنل افیئر میں علم سیاسیات کے پروفیسر لی واریوم کے شکر گزار ہیں۔ اکیڈمی آف کورین اسٹڈیز ہی کے سینٹر فار انٹرنیشنل افیئر میں سیاسیات کے پروفیسر سبق اور تنو ینگ جن کے بھی مشکور ہیں۔ ان تمام حضرات کو ہمارا دلی شکریہ۔

کم کم رائے نے اس کتاب کی تیاری میں مختلف طریقوں سے مدد کی، ڈین او کونر، جیمینن، پارتھو دتّا، پیٹر میئر اور فلپ اولڈن برگ کے کچھ مخصوص ابواب پر ان کی رائے دینے کے لیے ہم ان کے مشکور ہیں۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے کونسل اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد اکبر اور حسن البنّا، پروف ریڈر شبنم ناز، ڈی ٹی پی آپریٹر شمائلہ فاطمہ، فلاح الدین فلاحی، محمد وزیر عالم اور نرگس اسلام اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرش رام کوشک کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

تصاویر کے لیے تعاون

William A. Jurnbaugh, Robert Jurmain, Lynn Kilgore, Harry Nelson. *Understanding Physical Anthropology and Archaeology, Wadsworth/Thomson Learning Belmont. 2002 (for visuals on pp. 11, 19 and 28).*

J. Boardman, J.Griffin, O.Murray *Oxford History of the Classical World.* Oxford University Press. 1991 (for visuals on pp. 61, 63, 66 and 69)

Barbara Brend *Islamic Art, British Museum* Press, 1991 (for visuals on pp. 80 and 96)

Bernard Lewis, *Islam, Thames* and Hudson, 1992 (for visuals on pp. 79, 91, 92 and 97)

M. Hattstein and P. Delius (eds) *Islam: Art and Architecture,* Konemann. 2000 (for visuals on pp. 90, 95, 100, 101, 121)

P. Gay and the Editors of Time-Life Books, *Age of Enlightenment,* Amsterdam, 1985 (for visuals on pp. 186 and 187)

P. B. Ebrey, *The Cambridge Illustranted History of China* Cambridge University Press. 1996 (for visual on p. 244)

Jonathan D. Spence. The Search for Modern China, Century Hutchinson, 1990 (for visuals on pp. 247, 250 and 252)

J. Colton and the Editors of Time-Life Books, *Twentieth Century,* Amsterdam, 1985 (for visuals on pp. 186 and 187)

Library of Congress Prints and Photographs Division Washington D.C. (for visuals on pp. 224, 139)

National Geographic, December 1996, February 1997 (for visuals on pp. 108, 110, 113, 116, 121)

© NCERT not to be republished

فہرست

پیش لفظ ______ iii

تاریخ عالم کا مطالعہ ______ v

سیکشن I ابتدائی سماج

تعارف 2

ٹائم لائن I : (6 ملین سال قبل سے I قبل مسیح) ______ 4

باب 1 : وقت کی ابتداء سے ______ 8

باب 2 : تحریر اور شہری زندگی ______ 30

سیکشن II سلطنتیں

تعارف ______ 52

ٹائم لائن II : (100 قبل مسیح سے 1300 عیسوی تک) ______ 56

باب 3 : تین براعظموں پر محیط ایک سلطنت ______ 60

باب 4 : مرکزی اسلامی ممالک ______ 80

باب 5 : خانہ بدوش اقوام کی سلطنتیں ______ 106

سیکشن III بدلتی روایات

تعارف ______ 126

ٹائم لائن III (1300 صدی عیسوی سے 1700 عیسوی تک) ______ 130

باب 6 : تین طبقات ______ 134

باب 7 : بدلتی تہذیبی روایات ______ 155

باب 8 : تہذیبوں کا تصادم ______ 171

سیکشن IV جدید کاری کی طرف

تعارف ______ 190

ٹائم لائن IV (1700 صدی عیسوی سے 2000 عیسوی تک) ______ 193

باب 9 : صنعتی انقلاب ______ 200

باب 10 : دیسی لوگوں کی بے دخلی ______ 219

باب 11 : جدید کاری کے راستے ______ 238

اختتامیہ ______ 263

© NCERT not to be republished

© NCERT
not to be republished